راحتِ قبر
تحریر۔ خلیل احمد رانا

الحمدللّٰہ رب العٰلمین ط والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین ط

امابعد فاَعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

راحتِ قبر

ترتیب۔ خلیل احمد رانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیّدنا محمد و آلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن حکیم میں فرمایا کل نفسٍ ذائقۃُ الموت یعنی ہر جان دار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، موت کے بعد ہر انسان نے قبر میں اکیلے جانا ہے، ذرا اندھیری قبر کا تصور کریں کہ ایک دن بے کسی کی حالت میں وہاں لیٹے ہوں گے، وحشت و پریشانی چاروں طرف سے گھیر لے گی، نہ گھر والے پاس ہوں گے نہ دوست احباب، بڑی غربت کا عالم ہوگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

قبر ہر روز کلام کرتی ہے کہ میں غربت کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، اسی حدیث کے آخر میں فرمایا قبر تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کا گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

چنانچہ ہر مومن مرد و عورت کے دل میں کبھی نہ کبھی تو یہ خیال ضرور آتا ہوگا کہ وحشتِ اور عذابِ قبر سے کسی طرح بچ جائے اور اس کی قبر جنت کا باغ بن جائے۔

احقر راقم الحروف نے اس سلسلہ میں بہت آسان اوراد و وظائف و اعمال مختلف کتابوں سے اکٹھے کئے ہیں، اب انہیں افادۂ عام کا خاطر شائع کیا جا رہا ہے تا کہ مجھ ناچیز روسیاہ کے لئے مغفرت کا ذریعہ بن جائے، اے اللہ عزوجل میری اس سعی کو جانِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صدقہ میں قبول فرما اور اس کا اجر جمیع امت مسلمہ اور خصوصاً میرے والدین مرحومین کو عطا فرما۔

آمین بجاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَللّٰھُمَ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ وَمِنۡ شَرِّ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ. (امام محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین (اُردو)، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ص ۱۴۸)

مونسِ قبر

حافظ الحدیث امام علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الدرر الکامنه'' میں تحریر فرماتے ہیں:
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن سورہ الکہف پڑھنے والا عذابِ قبر اور دجال کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۸۵، مسلم شریف، جلد ۱، ص ۲۷۱)،
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۂ کہف اس کی نازل شدہ ترتیب اور تجوید کے ساتھ پڑھی، اس کے لئے قیامت کے دن اس کے مقام سے مکہ کی مسافت کے بقدر نور ہوگا اور جس شخص نے سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر دجال کا خروج ہوا تو اس شخص پر دجال کا بس نہ چلے گا۔ (الترغیب والترہیب، جلد ۲، ص ۲۳۴)

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ جب علامہ منفلوطی رحمۃ اللہ علیہ کا مصر میں انتقال ہوا تو اس وقت کے جلیل القدر مفسّر ومحدّث اور ولی کامل حضرت علامہ ابن دقیق العید مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

(علامہ ابن دقیق العید المالکی کا نام محمد بن علی بن وہب بن مطیع قشیری منفلوطی ہے، کنیت ابوالفتح اور لقب تقی الدین ہے، آپ کی ولادت ۲۵/شعبان ۶۲۵ھ کو ینبع بندرگاہ (حجاز) کے ساحل کے قریب ہوئی جب کہ آپ کے والد ماجد حج کو جارہے تھے، آپ کے والد ماجد نے آپ کو گود میں لے کر طواف کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ اس بچہ کو عالم باعمل بنا، چنانچہ یہ دُعا قبول ہوئی اور آپ بہت بڑے عالم، صوفی اور محدث ہوئے، ۱۱/ ماہ صفر ۷۰۲ھ کو وصال فرمایا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲۹ اور بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ص ۳۳۴)

''میں نے آج رات منفلوطی کو خواب میں دیکھا اور ان سے حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر

کے چلے گئے تو ایک بڑا کتّا بھیڑیے کی طرح مجھے ڈرانے لگا، اتنے میں ایک حسین وجمیل شخص قبر میں نمودار ہوا اور اس کتے کو مار بھگایا اور مجھے تسلی دینے لگا، میں نے ان سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں سورۂ کہف کا ثواب ہوں جو تو ہر جمعہ پڑھا کرتا تھا۔ (امام ابن حجر عسقلانی، الدرر کانہ، مطبوعہ مصر، جلد۴، ص ۹۵)

حضرت امام ابی محمد عبداللّٰہ یافعی یمنی رحمۃ اللّٰہ علیہ

(حضرت شیخ ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ عدن میں پیدا ہوئے، وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی، دوران تعلیم حج سے مشرف ہوئے واپس آ کر خلوت نشیں ہوئے، معروف صوفی حضرت شیخ علی طواشی رحمۃ اللہ علیہ سے فقر وسلوک کی تعلیم حاصل کی، ظاہری تعلیم کے لئے دوبارہ مکہ معظّمہ چلے گئے وہاں نامور اساتذہ سے علم کی تکمیل کی، دس برس بعد شام، بیت المقدس اور مصر کا سفر کیا، مصر میں حضرت ذالنون مصری قدس سرہٗ کی خانقاہ میں کچھ عرصہ گمنامی اور خلوت میں دن گزارے، پھر مدینہ منورہ آ گئے یہاں سے مستقل طور پر مکہ معظّمہ منتقل ہو گئے اور مدینہ منورہ حاضر ہوتے رہے، آپ قائم اللیل اور صائم الدہر تھے، روض الریاحین اور خلاصۃ المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر آپ کی مشہور تصانیف ہیں، مکہ معظّمہ میں ۷۶۸ھ میں وصال فرمایا، جنت المعلیٰ میں حضرت شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے، رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ (سید الفاروق القادری، مقدمہ خلاصۃ المفاخر، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۴۹، بحوالہ طبقات الخواص اہل الصدق والاخلاص، از شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن احمد الشرجی الزبیدی، ص ۶۷، ۶۸)

فرماتے ہیں کہ ملک یمن کے شہروں میں مَیں نے بعض صالحین سے سنا ہے کہ وہ ایک جنازہ کے ہمراہ گئے، جب میت کو دفن کر کے لوگ واپس ہونے لگے تو قبر میں ایک بڑے دھماکے کی آواز سنائی دی اور قبر میں سے ایک کالے رنگ کا کتا باہر نکل کر بھاگا، ایک بڑے صالح آدمی وہیں موجود تھے، انہوں نے اس کتے سے کہا تجھے خرابی ہو تو کیا چیز ہے، وہ بولا میں اس میت کا برا عمل ہوں، انہوں نے پوچھا کہ قبر میں سے جو آواز آئی تھی یہ چوٹ تجھے لگی تھی یا اس میت کو؟ اس نے کہا یہ مار مجھے پڑی تھی اور یہ اس وجہ سے کہ اس میت کے پاس سورۃ یٰسین اور دوسری سورتیں تھیں، جن کا یہ ورد رکھتا تھا وہ آ گئیں اور میرے اور اس میت کے درمیان حائل ہو گئیں اور مجھے مار بھگایا۔

(امام عبداللہ یافعی، روض الریاحین (اُردو)، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۴۰۲ھ، ص ۱۸۲)

(امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور (اُردو)، مطبوعہ مدنہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ۱۹۸۱ء، ص ۱۷۲)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ

(حضرت ابوعبداللہ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ تابعی ہیں، شہر حمص (شام) کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے، حدیث کے بہت بڑے حافظ تھے، ستّر صحابہ سے ملاقات کا شرف حاصل تھا، فقہ میں پورا ادراک تھا، شہرت سے گھبراتے تھے، جب حلقہ درس بڑھا تو شہرت کے خوف سے درس وتدریس کی مسند اُٹھا دی، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں خالد بن معدان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ان کی بڑی عزت فرماتے تھے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اللہ کے بہترین بندوں میں سے تھے، دن میں ستّر ہزار تسبیحیں پڑھتے تھے، یزید بن عبدالملک کے دور میں ۱۰۳ھ میں وفات پائی، وفات کے دن روزہ رکھے ہوئے تھے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۳، طبقات ابن سعد، جلد ۷، تذکرۃ الحفاظ، جلد اوّل) سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سورہ سجدہ (الم تنزیل ، پ ۲۱) اپنی تلاوت ونگہداشت اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کی طرف سے قبر میں پڑھنے والے کا دفاع کرے گی، وہ کہے گی کہ اے اللہ! میں تیری کتاب کا حصہ ہوں تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں تو مجھے اس سے مٹا دے، یہ سورہ پرندہ کی صورت میں ہوگی، یہ سورہ سجدہ پڑھنے والے پر اپنے پَر پھیلا دے گی اور اس کی سفارش کر کے اس کو عذابِ قبر سے بچائے گی۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر دُرِّ منثور، مطبوعہ ایران، جلد ۵، ص ۱۷۱) (شرح الصدور (اُردو) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱، ص ۱۷۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ سجدہ اور سورۂ مُلک پڑھے بغیر رات کو آرام نہیں فرماتے تھے۔ (ترمذی شریف، جلد ۲، ص ۱۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ نصب کیا، لیکن انہیں اس بات کا علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے، اسی اثناء میں اس قبر سے ایک انسان کے سورۂ مُلک (پ ۲۹) پڑھنے کی آواز آنے لگی، وہ صحابی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سارا واقعہ سنایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ سورۃ (عذاب سے) بچانے والی اور نجات دہندہ ہے، اپنے پڑھنے والے کو عذاب الٰہی سے نجات دے گی۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۱۸۷، ۱۸۸۔ ترمذی شریف، جلد ۲، ص ۱۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ کی ایک ایسی سورت ہے جس میں صرف تیس آیتیں ہیں، اس نے ایک شخص کی ایسی شفاعت کی کہ اس کی بخشش ہوگئی، یہ

ہے تبارک الذی بیدہ الملک۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر دُر منثور، جلد ۶، ص ۲۴۶) (ابن قیم جوزی، کتاب الروح، (اُردو)، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی، ۱۹۶۵ء، ص ۱۰۵) (حافظ علی متقی، کنز العمال، جلد ۱، ص ۱۴۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی ایک سورۃ نے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے ایسی جنگ کی کہ اِسے جنت میں داخل کر دیا، یہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، جلد ۶، ص ۲۴۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ تبارک الذی عذاب قبر سے بچانے والی ہے۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، جلد ۶، ص ۲۴۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری خواہش ہے کہ ''تبارک الذی بیدہ الملک'' ہر مومن کے دل میں رہے۔ (حافظ علی متقی، کنز العمال، جلد اول، ص ۱۴۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث کا تحفہ نہ دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ، اس نے کہا ہاں کیوں نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک تم خود بھی پڑھو اور اپنے اہل و عیال کو اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور پڑوسیوں کو اس کی تعلیم دو، کیونکہ یہ سورت نجات دینے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنے پڑھنے والے کے لئے مجادلہ (جھگڑا) کرے گی اور آتش جہنم سے بچانے کا مطالبہ کرے گی اور اس کے ذریعے اس کا پڑھنے والا عذاب قبر سے نجات پائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میری خواہش ہے کہ یہ سورت میری امت کے ہر مومن کے دل میں رہے۔ (ابن القیّم الجوزیہ، کتاب الروح (اُردو)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۵)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ قبر میں آدمی کے پاس عذاب کے فرشتے پہنچیں گے، اس کے پاؤں کی طرف سے آئیں گے تو اس کے پاؤں کہیں گے کہ ہماری طرف سے تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں، یہ شخص ہم پر سورۂ ملک پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا تھا، پھر وہ اس کے سینے کی طرف سے آئیں گے تو سینہ کہے گا میری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں، کیوں کہ اس نے اپنے اندر مجھے محفوظ کر رکھا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئیں گے تو سر بھی کہے گا کہ میری جانب سے بھی کوئی راستہ نہیں کیونکہ وہ مجھے پڑھتا تھا، اس طرح یہ سورۂ ''مانعہ'' (بچانے والی) ہے عذابِ قبر سے۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، مطبوعہ ایران، جلد ۶، ص ۲۴۷)

حضرت عمر بن مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں یہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کی ایک سورۃ ہے جو قبر میں اپنی تلاوت واہتمام کرنے والے کی طرف سے جنگ کرے گی، اس میں تیس آیتیں ہیں، لوگوں نے دیکھا تو سورۃ ''تبارک الذی'' کو اس کے مطابق پایا۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، مطبوعہ ایران، جلد ۶، ص ۲۴۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا، ایک شخص کو دیکھا اس کا انتقال ہوا، وہ بڑا گنہگار تھا، اپنی جان پر بڑی زیادتی کرنے والا تھا، قبر میں جب بھی عذاب اس کے پاؤں کی طرف سے آتا یا اس کے سر کی طرف سے آتا تو وہ سورۃ جس میں لفظ ''طیر'' ہے (سورۃ ملک کی جس آیت میں لفظ ''طیر'' ہے وہ یہ ہے اولم یرو الی الطیر فوقھم صفٰت ویقبضن ما یمسکھن الا الرحمن ، آیت ۱۹) متوجہ ہوئی اور اس کے دفاع میں لڑی کہ وہ میری نگہداشت و پابندی کرتا تھا، میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو ہمیشہ میری نگہداشت کرے گا، اس کو وہ عذاب نہ دے گا، اس کے باعث عذاب اس کے پاس سے جلد ہی چلا جائے گا، (اسی اہمیت کے پیش نظر) مہاجرین وانصار اسے سیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ گھاٹے میں ہے وہ جو اسے نہ سیکھے، یہ سورہ ملک ہے۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، مطبوعہ ایران، جلد ۶، ص ۲۴۷)

(اگر کوئی اسلامی بھائی سورہ ملک کی ایک آیت روزانہ یاد کرے تو تیس دن یعنی ایک مہینہ میں پوری سورت یاد ہو جائے گی، اور اگر ایک مہینہ روزانہ مکمل سورت تلاوت کرے تو علیحدہ یاد کرنے کی بھی ضرورت نہیں، خود بخود پوری سورت یاد ہو جائے گی)

خواص سورۃ القدر سے یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہے، فرمایا جو شخص کسی میت کے دفن کے وقت اُس قبر کی مٹی اپنے ہاتھ میں لے کر سات مرتبہ سورۃ ''انا انزلنا'' پڑھے اور اس کو میت کے ساتھ اُس کے کفن میں یا قبر میں رکھ دے تو میت عذاب قبر سے امان پائے گی، شیخ شرابلسی نے اس اس کے متعلق فرمایا کہ اگر قبر کسی دوسری قبر سے ملحقہ کھودی گئی ہو تو وہ مٹی جس پر سورہ قدر پڑھی جائے وہ غیر قبر سے ہونا بہتر ہے یعنی پھر ایسی جگہ سے مٹی لی جائے جہاں کوئی قبر نہ ہو تا کہ دونوں قبروں کی مٹی مِل جانے سے شُبہ نہ رہے۔ (خواجہ احمد دیربی مصری، مجربات دیربی (اُردو)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۴۸)

ابن مندہ نے ابو کاہل سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو کاہل! خوب جان لو کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا تو اللہ تعالیٰ اس کو لازمی قبر کی تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔ (امام جلال الدین

سیوطی،شرح الصدور(اُردو)،مطبوعہ کراچی،ص ۱۴۸)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مریض کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے قبر میں دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قبر میں ہر روز اس کی عیادت کریں گے حتیٰ کہ قیامت آجائے۔ (امام جلال الدین سیوطی،شرح الصدور(اُردو)،مطبوعہ کراچی،ص ۱۴۸)

دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عالم دین مرجاتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو مانوس کرنے کے لئے متشکل ہوکر رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دفع کرتا ہے۔(امام جلال الدین سیوطی،شرح الصدور(اُردو)،مطبوعہ کراچی،ص ۱۴۶)

دیلمی (حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی شافعی ہمدانی (متوفی ۵۰۹ھ) اور خطیب (حافظ ابوبکر خطیب احمد بن علی بن ثابت بن مہدی بغدادی (متوفی ۴۶۳ھ) نے الروایۃ میں مالک سے،ابونعیم (حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی (متوفی ۴۳۰ھ) وابن عبداللہ نے تمہید میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے ہر دن میں سو مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ الـمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھا تو وہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا،قبر میں وحشت نہ ہوگی اور جنت کے دروازے اس پر کھل جائیں گے۔(امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور(اُردو)،ص ۱۴۶) (سید علاء الدین علی بن سعد حسینی دہلوی،الدر المنظوم فی الملفوظ المخدوم (ملفوظات جلال الدین جہانیاں جہاں گشت) مطبوعہ ملتان ۱۳۷۷ھ،جلد اوّل، ص ۲۰۳) (شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی،شمس المعارف،مطبوعہ دارالاشاعت کراچی،ص ۱۹۹)

نــوٹ۔مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس کے مواجہہ شریف کی جالی مبارک انہی کلمات "لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین" سے بنائی گئی ہے،اندازہ کیجئے ان کلمات شریفہ کو حضور نبی کریم ﷺ کا کتنا قرب حاصل ہے،ان کلمات کو جالی مبارک کے فوٹو میں آسانی سے پڑھا جاسکتا ہے۔

امام فقیہ ابن عجیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس میت کے کفن پر یہ دُعا لکھی جائے گی،اللہ تعالیٰ قیامت تک اُس سے عذاب اُٹھالے گا،دُعا یہ ہے:

اَلـلّٰهُـمَّ اِنِّـى اَسْـأَلُـکَ يَـا عَـالِـمَ السِّرِّ يَا عَظِيْمَ الْخَطَرِ يَا خَالِقَ الْبَشَرِ يَا مُوْقِعَ الظَّفَرِ يَا

مَعْرُوْفَ الْاَثَرِ ذَا الطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْمِحَنِ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ هُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَصَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَلِّمْ۔

ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے غیب کے جاننے والے، عظیم الشان والے، انسان کو پیدا کرنے والے، کامیابی عطا فرمانے والے، معروف نشان والے، اے تکلیف اور مشقّت دور فرمانے والے، اے اولین وآخرین کے معبود، میری پریشانیاں دور فرمادے، میرے غم دور کردے اور اے اللہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت وسلامتی نازل فرما۔ (امام احمد رضا بریلوی، الحرف الحسن فی الکتابۃ الکفن، فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم، مطبوعہ مبارک پور (بھارت)، ص ۱۲۸)

حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الاسلام خوجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور بہت سے مشائخ کبار بھی موجود تھے کہ خوف قبر پر گفتگو چھڑ گئی، مولانا شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو شخص یہ اورادا اپنی کتاب میں لکھ لے اور ان کا ورد رکھے، وہ قبر کے عذاب سے مامون رہے گا، سورۂ واقعہ، سورۂ مزمل، سورۂ والشّمس، سورۂ واللیل، سورۂ الم نشرح۔ (خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی، راحت القلوب (اُردو)، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۵ھ، ص ۱۳۹)

فشار قبر

(قبر کے دبانے سے محفوظ رهنے کے اعمال)

جب میت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو سب سے پہلے جو بات اُسے پیش آتی ہے وہ قبر کا دبانا ہے، قبر کے دبانے سے نہ مومن بچتا ہے نہ کافر، نہ نیک نہ بد، نہ بچہ نہ جوان، فرق صرف یہ ہے کہ کافر سخت دباؤ میں پکڑا جاتا ہے اور مومن کے لئے دباؤ ایسا ہوتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار سے دباتی ہے۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس ضغطےٰ (یعنی قبر کی تنگی) کے واسطے بھی کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں! جو (ہر) شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے گا اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض (پ۳۰) پندرہ بار پڑھے گا وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ (امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور (اُردو)، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء، ص ۱۱۳)

ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے مرض الموت میں ''قل ھواللہ احد'' پڑھ لی وہ قبر کے دبانے سے محفوظ ہوا اور ملائکہ اُسے اپنے پروں پر اُٹھا کر پُل صراط سے پار کرا دیں گے۔ (خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی، راحت القلوب (اردو)، مطبوعہ لاہور، ص ۱۳۹) (امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور (اُردو)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۷۲)

فتنۂ قبر

قبر میں جملہ معاملات جو میت کے ساتھ پیش آتے ہیں اسے فتنۂ قبر کہتے ہیں، انہی میں سے ایک مرحلہ سوالاتِ منکر نکیر کا بھی ہے، جب میت قبر میں دفن کر دی جاتی ہے اور اس پر مٹی ڈال دی جاتی ہے تو دو فرشتے اس کا امتحان لینے آتے ہیں جنہیں منکر نکیر کہتے ہیں، ان فرشتوں کی صورت نہایت ڈراؤنی ہوتی ہے، رنگ سیاہ، بال اس قدر لمبے کہ پیروں تک گھسٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، نیلی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہوئی اور تانبے کی طرح سُرخ، سانس آگ کے شعلوں کی طرح، بادل کی گرج کی مانند آواز، دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے جیسے بیل کے سینگ اور اس قدر لمبے کہ زمین کو انہی دانتوں سے کھود کھود کر یہ فرشتے میت تک پہنچتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں لوہے کے گُرز ہوتے ہیں، ایک ایک گرز اتنا وزنی ہوتا ہے کہ منٰی کے میدان میں جس قدر لوگ جمع ہوتے ہیں، وہ سب مل کر اُسے اُٹھانے کی کوشش کریں تو نہ اُٹھا سکیں، باوجود اس کے ان کے ہاتھوں میں ایسے ہوتے ہیں جیسے انسان کے ہاتھ میں پَر، اس مہیب صورت میں منکر نکیر نمودار ہوتے ہیں۔

فتنۂ قبر سے محفوظ رہنے کے اعمال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے سورۂ ملک ہر رات تلاوت کی وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا اور جو پابندی سے (سورۂ یٰسین کی آیت) انی اٰمنت بربکم فاسمعون پڑھتا رہا تو اس پر منکر نکیر کا سوال آسان ہو جائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے، (ایک دوسری روایت سے) مروی ہے کہ جو شخص ہر رات سورۃ تبارک الذی پڑھے گا، اس سے منکر نکیر سوال نہ کریں گے۔ (امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور (اردو) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء، ص ۱۳۹)

آیت الکرسی میّت کے کفن پر سر کے قریب، درمیان اور پاؤں کے پاس لکھیں تو وہ میّت عذاب سے محفوظ رہتی ہے اور منکر نکیر نرمی سے پیش آتے ہیں۔ (شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی، شمس المعارف (اُردو)، مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۸)

حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے ایک شخص نے کہا کہ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں اگر اسے کروگے تو منکر نکیر سے خوف نہ کھاؤ گے، شب جمعہ میں دو رکعت نماز ادا کیا کرو، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار پڑھو۔ (خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی، راحت القلوب، (اردو)، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۵ھ، ص ۱۳۹)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے فتاویٰ (حدیثیہ) میں ایک تسبیح کی نسبت فرماتے ہیں کہ اس کی بڑی فضیلت اور برکت ہے، جو کوئی اسے لکھ کر میّت کے سینہ پر کفن کے اندر رکھ دے تو اُسے عذابِ قبر نہ ہوگا اور منکر نکیر اس تک نہ پہنچیں گے، تسبیح یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحٰنَ مَنْ هُوَ بِالْجَلَالِ مُوَحَّدٌ وَبِالتَّوْحِيدِ مَعْرُوﷺفٌ وَبِالْمَعَارِفِ مَوْصُوفٌ وَبِالصِّفَةِ عَلٰى لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ رَبٌّ وَلِرَّبُوْبِيَّةِ لِلْعَالَمِ قَاهِرٌ وَبِالْقَهْرِ لِلْعَالَمِ جَبَّارٌ وَبِالْجَبَرُوْتِ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ وَبِالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ رَؤُ فٌ رَّحِيْمٌ سُبْحٰنَهٗ كَمَا يَقُوْلُوْنَ وَسُبْحٰنَهٗ كَمَا هُمْ يَقُوْلُوْنَ تَسْبِيْحًا تَخْشَعُ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَلِمَنْ عَلَيْهَا وَ يَحْمَدُنِي مَنْ حَوْلَ عَرْشِيْ اِسْمِي اللهُ وَاَنَا اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ.

ترجمہ: پاک ہے وہ جسے جلال میں واحد مانا گیا ہے، جو توحید میں معروف ہے جو تمام علوم سے موصوف ہے، ہر قائل کی زبان پر اس کی صفتِ ربّ ہے، جو ربوبیت کے ساتھ تمام جہان پر غالب ہے، جس نے جبراً تمام جہان کو مغلوب کیا، وہ صفت جبر وقہر کے ساتھ علم اور حلم والا ہے، اور حلم وعلم کی صفت کے ساتھ رؤف ورحیم ہے، وہ پاک ہے جیسے کہ اس کے بندے کہتے ہیں، اور وہ پاک ہے جیسے کہ وہ بندے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں، تمام آسمان اور زمین اور ان پر رہنے والے اس کے تابع فرمان ہیں (وہ فرماتا ہے) میرے عرش کے گرد طواف کرنے والے فرشتے میری تعریف کرتے ہیں، میرا نام اللہ ہے اور میں بہت جلد حساب لینے والا ہوں۔ (امام احمد رضا بریلوی، الحرف احسن، فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم، مطبوعہ بھارت، ص ۱۲۸)

امام حکیم ترمذی سیدی محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ معاصر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نوادر الاصول میں روایت کی کہ خود حضور پُر نور سید عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر میّت کے سینہ پر کفن کے نیچے

رکھ دے تو اُسے عذاب قبر نہ ہو اور نہ منکر نکیر نظر آئیں، وہ دُعا یہ ہے:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْـحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ. (امام احمد رضا بریلوی، الحرف احسن، فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم، مطبوعہ بھارت، ص ۱۲۸)

امام فقیہ ابن عجیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعائے عہد نامہ لکھ کر میّت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اُسے منکر نکیر کے سوالات اور عذابِ قبر سے امان دے گا۔

امام صفار رحمۃ اللہ علیہ (امام صفار ابو القاسم احمد بن عصمہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ، آپ اپنے وقت کے امام کبیر فقیہہ جید تھے، ۳۳۶ھ میں وصال فرمایا۔ (مفید المفتی، از مولانا عبد الاول جونپوری) نے ذکر فرمایا کہ اگر میّت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے اور عذاب قبر سے مامون فرمائے۔

دُرمختار میں ہے کہ میّت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اُس کی بخشش کی اُمید ہے، کسی صاحب نے وصیت کی تھی کہ ان کی پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دیں، وصال کے بعد لکھ دی گئی پھر خواب میں نظر آئے تو حال پوچھنے پر فرمایا جب میں قبر میں رکھا گیا تو عذاب کے فرشتے آئے، جب میری پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی دیکھی تو کہا کہ تجھے عذاب الٰہی سے امان ہے۔ (امام احمد رضا بریلوی، الحرف احسن، فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم، مطبوعہ بھارت، ص ۱۲۸)

امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حضرت ابو عبد الرحمٰن طاؤس بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں، امام نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت طاؤس صاحب علم و فضل اور کبار تابعین میں تھے، ابن حماد حنبلی لکھتے ہیں کہ وہ امام اور علم و عمل کے اعتبار سے علماء اعلام میں تھے، حدیث کے بڑے حافظ تھے، پچاس صحابہ کرام کے دیدار کا شرف حاصل تھا، بہت بڑے فقیہہ تھے، تلامذہ کا دائرہ بھی وسیع تھا، ابن عیینہ کا بیان ہے کہ میں عبد اللہ بن یزید سے پوچھا کہ تم کن لوگوں کے ساتھ حضرت ابن عباس کے پاس جاتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی جماعت کے ساتھ، میں نے کہا اور حضرت طاؤس؟ انہوں نے کہا کہ وہ خواص کے ساتھ جاتے تھے، عمر بن دینار تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو حضرت طاؤس کے برابر نہیں دیکھا، ابن حبان کا بیان ہے کہ وہ یمن کے عبادت گزاروں میں سے تھے، بستر مرگ پر بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے تھے، چالیس حج کئے، طواف میں خاموش رہتے تھے کسی بات کا

جواب نہ دیتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ طواف نماز کی طرح ہے، کبھی دنیاوی نعمتوں کی خواہش نہ کی، عید کے دن بہت خوش ہوتے تھے، اس دن تمام لونڈیوں کے ہاتھ پیروں میں مہندی لگواتے تھے اور فرماتے کہ یہ عید کا دن ہے، ۱۰۶ھ میں حج کے موسم میں مکہ معظّمہ میں وصال فرمایا۔ (تابعین، از معین الدین ندوی، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۳۷ء، ص ۱۰۱،۱۰۲) نے ان کلمات (عہد نامہ) کو اپنے کفن پر لکھنے کی وصیت فرمائی، وصیت کے مطابق (یہ کلمات) اُن کے کفن پر لکھے گئے۔ (امام جلال الدین سیوطی، تفسیر درمنثور، مطبوعہ ایران، جلد ۴، ص ۲۸۶)

دُعائے عھد نامہ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہٖ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَنَّ مُحَمَّدٌ اعَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَ تُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوْ فِیْقِیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ. (حصن حصین (اُردو)، مطبوعہ تاج کمپنی کراچی، ص ۲۷۸)

ترجمہ۔ ”اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ جاننے والے بے شک میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں، (یہ عہد) اس لئے (کرتا ہوں) کہ بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (امّارہ) کے حوالے کر دیا تو (گویا) تو نے مجھے شر سے قریب کر دیا اور خیر سے دور کر دیا، (لہذا تو ایسا نہ کیجیو) اس لئے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی پر بھروسہ نہیں کرتا اس لئے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دیجیو) بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا“۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کر لے گا (اور اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں سے فرمائیں گے کہ میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو پورا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل فرمادینگے۔

(اس حدیث کے راوی) حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن (بن ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہما) کو بتلایا کہ حضرت عوف (رضی اللہ عنہ) نے مجھے ایسی ایسی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت قاسم (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی تو ہر پردہ نشین (یعنی بالغ لڑکی) اپنے پردے (گھر میں) اس دُعا کو پڑھا کرتی ہے۔ (حصن حصین (اُردو)، مطبوعہ تاج کمپنی کراچی، ص ۲۷۸) (علامہ اسماعیل حقی بروسوی، تفسیر روح البیان، جلد ۵، ص ۳۵٦، ۳۵۷)

چند سعادت مند ایسے بھی ہیں جو قبر کے سوال و جواب سے محفوظ رہتے ہیں جن کا ذکر علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

شہید، ملکی سرحدوں کا محافظ، طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا، طاعون کے زمانہ میں فوت ہونے والا جب کہ وہ ثابت قدم رہا ہو، مسلمان کی فوت ہونے والی نابالغ اولاد، وب جمعہ یا جمعہ کے دن فوت ہونے والا، ہررات سورۃ مُلک اور سورۃ الم السجدہ کی تلاوت کرنے والا، مرض الموت میں سورۃ اخلاص پڑھنے والا۔ (علامہ ابن عابدین شامی، فتاویٰ شامی، جلد ا، ص ٦٢٩)

چراغِ قبر

جو شخص کثرت کے ساتھ ہمیشہ دُرود شریف پڑھتا ہے تو اس کی قبر اللہ تعالیٰ نور سے بھر دے گا۔ (علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی، افضل الصلوات علی سید السادات (عربی)، مطبوعہ بیروت (لبنان)، ص ۴۸)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے اللہ کی مسجد روشنی کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو روشن فرمائے گا اور جس نے مسجد میں خوشبو رکھی اللہ تعالیٰ جنت کی خوشبو سے اس کی قبر کو معطّر فرمائے گا۔ (امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور (اردو)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۴٦)

ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ (حضرت ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس امعروف بابن ابی الدنیا (متوفی ۲۸۱ھ) نے کتاب التہجد میں سری بن مخلد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب تم کہیں سفر پر جاتے ہو تو کتنی تیاری کرتے ہو، تو قیامت کے سفر کی تیاری کا کیا عالم ہوگا، اے ابوذر میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم کو نفع دے، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سخت کے موسم میں حشر کے لئے روزہ رکھو اور رات کی تاریکی میں دو رکعتیں پڑھو تا کہ قبر میں روشنی ہو۔ (امام جلال الدین سیوطی، شرح الصدور (اردو)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۴۸)

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۶۱ ھ) خلیفہ مجاز حضرت عارف باللہ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ روشنی قبر کے لئے ہر روز نماز مغرب کے بعد دو رکعت ادا کرے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ و اخلاص چھ بار اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) تین بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد کہے:
اے اللہ! اس نماز کو میرے لئے قبر میں میرا مونس اور روشنی کا سبب بنا دے اور تمام مسلمانوں کے لئے، اے ارحم الراحمین۔ (شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی، الاوراد (اُردو ترجمہ) مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۰۶ھ، ص ۹۷)

حضرت سید السادات سید ناصر الدین محمود (مخدوم سید ناصر الدین محمود، حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ کے فرزند اکبر اور خلیفہ مجاز تھے، وصال ۸۰۰ھ میں ہوا) بن مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو ہر پیر کی رات یعنی اتوار اور سوموار کی درمیانی رات کو دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ (سورہ آل عمران، آیت ۱۸) آخر تک آٹھ مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے يَا وَاهِبُ الْعَطَايَا ، يَا غَافِرَ الْخَطَايَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے نجات دے گا اور اس کی قبر کو روشن فرما دے گا۔ (سید باقر بن سید عثمان البخاری الاوچی، جواہر الاولیاء (فارسی)، مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد ۱۹۷۶ء، ص ۵۲۴)

راحتِ قبر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

ترجمہ۔ اے اللہ دُرود سلامتی اور برکت عطا فرما اُمی نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرا حبیب عالی قدر عظیم مرتبے والا ہے اور آپ کی آل اور صحابہ پر سلامتی عطا فرما۔

یہ صلوٰۃ العالی القدر ہے، حضرت شیخ احمد صاوی المالکی المصری رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوٰۃ الدردیریہ" کی شرح میں اور علامہ محمد الامیر الصغیر رحمۃ اللہ علیہ نے امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس دُرود شریف کو خواہ ایک ہی بار پڑھنا اپنے اوپر لازم قرار دے گا اُسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی لحد میں رکھیں گے اور سیدی شیخ احمد دحلان مکہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ صلوٰۃ میں بڑی تفصیل اس کے فوائد بیان کئے ہیں وہ فرماتے ہیں:

''بہت سے دوسرے عارفین نے لکھا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس کے پڑھنے پر مداومت (ہمیشگی) کرے گا خواہ ایک ہی مرتبہ پڑھے تو موت کے وقت اس کی روح کے سامنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح متمثل ہوگی اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اُسے لحد میں اُتار رہے ہیں''۔(شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی، افضل الصلوٰت (عربی) مطبوعہ بیروت، ص ۱۵۱،۱۵۲)

نجاتِ قبر

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی عصر کی نماز کے بعد سورۂ والنازعات (پ۳۰) پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے قبر میں نہیں رہنے دیتے مگر ایک نماز کے وقت تک، اس بات کے بعد آپ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص قبر میں نہیں رہتا تو وہ کہاں جاتا ہے؟ فرمایا ہوتا یہ ہے کہ جب روح کمال کو پہنچتی ہے تو قلب کو جذب کر لیتی ہے اور جب قلب کمال کو پہنچتا ہے تو قالب کو جذب کر لیتا ہے۔ (امیر خورد سید محمد مبارک علوی کرمانی، سیر الاولیاء، (اُردو)، مطبوعہ اُردو سائنس بورڈ لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۵۸۶)

مولانا محمد ابراہیم مجددی چشتی دہلوی اپنی کتاب ''طب روحانی'' میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی ہر جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پاک ''یابارئُ'' کی تلاوت کرے گا تو حق تعالیٰ اس کو قبر میں دفن ہونے کے بعد ریاض القدس کی طرف اُٹھا لے گا، قبر میں نہ چھوڑے گا۔ (محمد ابراہیم دہلوی، طب روحانی، مطبوعہ لاہور، ص ۱۷)

علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی فلسطینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اسم پاک ''البارئُ'' روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا وہ قبر میں مٹی کے اثرات سے بھی محفوظ رہے گا۔ (شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی، سعادۃ الدارین (اُردو ترجمہ)، مطبوعہ مکتبہ حامدیہ لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۶۹۸)